ماہر ہوگیا یعنی ۷۲ فنوں کا واقف ہوگیا۔ جب وہ جوان ہوا تب پانچ سو استریوں سے اُس کا بیاہ کر دیا اور استریں ایسی خوب شکل تھیں کہ گویا اندر کی اندرانیاں تھیں اور وہ ا۵ نسے اپنی سنساری سُکھ بھوگنے لگا یہ سب سامان مقسوم کے تعلق ہے چونکہ پچھلی نیک کمائی کی ہوئی تھی جس کا پھل اُسکو ملا۔ اس طرح سے جو لوگ نیک عمل کرینگے وہ سُکھ پاوینگے۔

ایک دن کنور صاحب ایک اونچے محل میں جو رتنوں سے مرصع تھا جس کے مورچہ اور کینگروں کے اردگرد موتی لٹک رہے تھے۔ اور جس میں مخمل کے فرش بچھے ہوئے تھے روپہری سُنہری جھالریں لٹک رہی تھیں اور زریں فرش سے سجایا ہوا تھا۔ رونق افروز تھا اور رانیاں اردگرد بیٹھی ہوئی تھیں۔ اُس وقت ان میں کنور صاحب بیٹھے ہوئے ایسے خوبصورت دکھلائی دیتے تھے جیسے چندرماں ستاروں کے درمیان خوشنما دکھلائی دیتا ہے۔ اور بازار کی سیر مورچوں کے ذریعہ سے کر رہی تھی اُس موقعہ پر ایک سادھو کو دور سے آتے دیکھا کہ پاؤں اور سر سے ننگا ہے دھوپ پڑ رہی ہے اور پسینہ جسم سے چو رہا ہے اور اعلٰی درجہ کا خوبصورت اور نازک بدن ہے اور گرمی بھی شدّت کی ہے مگر وہ سادھو جیسے مست ہاتھی چلتا ہے ویسے بےفکری سے اور

سانت روپ ہوکر استقلال سے چلا جا رہا ہے۔ ہاتھ میں جھولی پکڑی ہوئی ہے اور میلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور منہ پر مُکھ پٹی باندھے ہوئے ہے اُس سادھو کو دیکھ کر دل میں خیال آیا کہ یہ سادھو ایک صاحبِ حیثیت معلوم ہوتا ہے پھر کیوں اسقدر تکلیف اُٹھاتا ہے۔ اس کا سبب دریافت کروں۔ اس امر کے دریافت کے لئے محل سے نیچے اُتر کر سادھو کے چرنوں میں سیس نوا کر نمشکار کی اور نہایت ادب سے پوچھا کہ ہے مہاراج آپ صاحبِ حیثیت معلوم ہوتے ہو پھر اس قدر تکلیف کیوں برداشت کرتے ہو اور اس جونی کی عمر کیوں گھر سے نکلے ہو اس کا سبب کرپا کر کے فرما دیجئے۔ سادھو مہاراج نے کہا کہ ہے کنور سُن یہ سنسار دُکھوں کا ساگر ہے۔ اس میں سُکھ نہیں ہے اگر سُکھ ہے تو بہت تھوڑا ہے اور دُکھ بیشمار ہے جیسے خارش کرتے ہوئے کس قدر سُکھ معلوم ہوتا ہے۔ پیچھے سے بڑی بھاری تکلیف ہو جاتی ہے۔ چوراسی لاکھ جونی میں گھومنا پڑتا ہے اور سنساری بھوگ بلاس تو بیشمار دفعہ بھوگے ہیں جن سے کوئی غرض پوری نہ ہوئی یہ اُپدیش سن کر کنور جی کو ذاتی سمرن گیان (پچھلے جنم کا گیان) ہو گیا۔ اپنے گذشتہ جنموں کا حال گیان ہو گیا۔ جنم اور مرن کے دُکھوں کو جانا اور یہ جانا کہ سب رشتہ دار مطلب کے

یار ہیں کوئی کسی کا نہیں ہے اب بہتر ہے کہ جلدی سنجم لیکر اپنا جنم سپھل کروں۔
اُس وقت ماتا پتا کے پاس آیا اور اجازت مانگی کہ مجھ کو تارک الدنیا ہونیکی اجازت دیدو۔ یہ سُنکر ماں باپ بولے کہ ہے بچہ سوچ سمجھ کر بولو۔ اگر تم چلے گئے تو ہم کو کس کا سہارا ہوگا۔ اور نیز سادھو ہونا نہایت ہی مشکل ہے کیونکہ سادھوؤں کے قاعدوں پر چلنا بڑا دشوار ہے تم ابھی بالک ہو اور ۲۲ پریسے (سادھو کو روزانہ آنے والی تکلیفیں) کو برداشت کرنا بہت کٹھن ہے تیرا جسم بہت ہی نازک ہے یہاں تو تم کو رات دن معلوم نہیں ہوتا۔ سادھو ورتی میں دن رات کا گذارنا بہت دشوار ہوگا۔ کنور جی نے جواب دیا کہ پتا جی انجان کو سنجم کا پالنا مشکل ہوتا ہے۔ جو گیان وان ہوتا ہے اُسکو سنجم کا پالنا نہایت ہی آسان ہے۔ اس لیے اے میرے ماتا پتا مجھ کو اجازت دے دو تا کہ میں سادھو ہو جاؤں۔ دنیا کی عیش وعشرت مثل کمپاک پھل کے ہیں کمپاک پھل دیکھنے میں تو بہت ہی خوبصورت ہوتا ہے اور کھانے میں نہایت شیریں مگر جب کھایا تب ہی مانند زہر کے اثر کر کے اگلے جنم میں پہنچا دیتا ہے۔ بہت سوال جواب ہوئے مگر کنور جی نے ایک نہ مانی ماں باپ نے نا اُمید ہو کر ایک سراوک کو جو کہ اُس شہر میں رہتا تھا بلوایا جس کا نام جن داس تھا۔ اُس کی

بہت خاطر داری کی اور اُس کو کہا کہ ہمارا بیٹا سادھو ہونا چاہتا ہے چونکہ تم واقف کار ہواس واسطے اُس کو سمجھاؤ کہ وہ سادھو ہونے سے رُک جائے ۔ ہمارے ایک ہی بیٹا ہے اس کے بغیر اندھیر ہوجاویگا اور ہماری زندگی بے لطف ہوجائیگی ۔ سراوک نے کہا بہت اچھا میں سمجھا تا ہوں، چنانچہ وہ کنور جی کے پاس گیا۔ کنور جی اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ اُسکا دھرم بھائی تھا۔ اُس نے کنور جی کو بہت عقلمندی اور دانائی سے سمجھایا اور کہا کہ آپ میری ایک بات مان لو، تجھ کو دھرم کا رنگ چڑھا ہوا ہے مگر جب تک تمہارے والدین زندہ ہیں تمہارا سادھو بننا ٹھیک نہیں۔ تم اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنے اختیار سے سادھو بن جانا لیکن ابھی تم گھر میں رہ کر بارہ برتوں کا پالن کرو۔ اس طرح گھر پر رہ کر دھرم کا پالن کرتے رہو۔ سراوک کے سمجھانے سے کنور نے گھر پر رہنا منظور کرلیا اور سراوک سے بارہ برت لیکر دھرم میں مشغول ہا گیا۔ شب وروز وقت مقررہ پر عبادت کیا کرتا تھا اور جین تیوہار کے دن برت کیا کرتا تھا۔ اور جپ تپ کرتا تھا دھرم کیطرف ایسا خیال تھا کہ ہر وقت یہی چاہتا تھا کہ مجھ کو موکش جلد از جلد پراپت ہوجائے۔ اس طرح کرتے ہوئے اُس نے اپنے جسم کو بہت دُبلا کرلیا۔

آخر الامر اپنی عمر بھوگ کر کال کر کے پہلے دیولوک میں دیوتا جا ہوا۔ اور سریا ودیوتا جیسے جاہ وحشمت پائی وہاں کی عیش وعشرت بھوگ کر اور بعد پورا ہونے عمر کے وہاں سے کال کر کے اس دیش میں پیدا ہوگا جس کا نام جمبوکنوار رکھا جاویگا۔ راجہ شرینک یہ حال سُنکر نہایت ہی خوش ہوا اور نمشکار کر کے اپنے مکان کو واپس چلا آیا۔